حوالہ نمبر: 20696/45	فتویٰ نمبر: 82254/63	سائل: حافظ عمر زیب	مجیب: نواب الدین
مفتی: عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: طلاق کا بیان	باب: متفرقات کا بیان		تاریخ: 21-12-2023

ولادت کے ساتھ معلق طلاق مغلظ سے بچنے کی تدبیر

ایک شخص نے اپنی حاملہ بیوی سے کہا کہ جس وقت تیری اولاد پیدا ہوا اس وقت تجھے تین طلاق۔ مفتیان کرام اس معلق طلاق مغلظہ سے بچنے کی کیا صورت یا تدبیر ہو سکتی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

صورت مسؤلہ میں طلاق ثلاثہ سے بچنے کی تدبیر یہ ہے کہ وضع حمل سے پہلے منجز (بغیر کسی شرط کے) طلاق دی جائے جس کی عدت کا اختتام ولادت ہی پر ہوگا، لہذا طلاق معلق واقع نہیں ہوگی، جس کی چند وجوہ ہیں:

۱۔ اول اس لیے کہ معلق طلاق کے وقوع کے لیے نکاح یا زمانہ عدت ہونا شرط ہے اور حاملہ کی عدتِ طلاق وضع حمل ہے اور تعلیق بھی وضع حمل کے ساتھ ہوئی ہے اور تعلیق میں اصولیین کے ضابطے کے تحت شرط کا تکلم بھی (تقدیرا) مؤخر ہوتا ہے تو گویا یہاں تکلم طلاق وضع حمل کے بعد ہوا ہے اور اس وقت تو عورت محل طلاق نہیں ہوگی، لہذا معلق طلاق واقع نہیں ہوگی۔

۲۔ ثانیا وضع حمل کا شرعی وفقہی مفہوم وسیع ہے جس میں مکمل خروج ولد (حقیقۃ) اور خروج اکثر (حکما واحتیاطا) دونوں شامل ہیں۔ (شامیہ) جبکہ عرف میں وضع حمل کا اطلاق بچہ جننے کا عمل مکمل و پورا ہونے پر ہوتا ہے، چونکہ یمین کے حکم میں ہونے کی وجہ سے تعلیق کا مدار بھی عرف پر ہے، لہذا وضع حمل سے پہلے منجز طلاق دینے سے شرعی مفہوم کے مطابق اکثر ولد کے خروج سے عدت مکمل ہو جائے گی اور اس کے بعد عرفی مفہوم کے مطابق کل ولد کے خروج سے شرط تعلیق کا تحقق ہوگا، جس سے شرط کا تحقق عدت طلاق کے بعد پایا جائے گا جو موجب طلاق نہیں، لہذا طلاق معلق واقع نہیں ہوگی۔

مذکورہ تفصیل جزاء یعنی وقوع طلاق کو شرط یعنی ولادت سے زمانا مؤخر مان لینے پر مبنی تھی، اگر بالفرض شرط وجزاء کے زمانہ کو ایک مان کر یہ فرض کیا جائے کہ اس مسئلہ میں وقوع طلاق کا زمانہ اور انقضاء عدت کا زمانہ ایک ہے تو بھی بطور استیناس بعض فقہی جزئیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں طلاق

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE
دارالافتاء جامعۃ الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتوی درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتحال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو یہ فتوی کالعدم سمجھا جائے گا

واقع نہ ہونی چاہئے، جیسے سلام وجواب کا زمانہ اگرایک ہوتو جواب معتبر نہیں ہوتا اوراسی طرح ایجاب وقبول کا زمانہ اگر ایک ہوتو بیع منعقد نہیں ہوتی۔

ردالمحتار-(ج18/ص215):

ويرد على التعريفين ما في التتارخانية: لو خرجا معا صح البيع، لكن في القهستاني: لو كانا معا لم ينعقد كما قالوا في السلام،

(قوله : ويرد على التعريفين) أي تعريفي الإيجاب والقبول حيث قيد الإيجاب بكونه أولا والقبول بكونه ثانيا ط.

(قوله: لكن في القهستاني إلخ) ومثله في التجنيس لصاحب الهداية.

(قوله: كما قالوا في السلام) أي لو رد على المسلم مع السلام فلا بد من الإعادة.

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

نواب الدین

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

۷ جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۴۵/۶/۷

دار الافتاء جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE